سورۃ النور

ماڈیول 6

عنوان

- رکوع نمبر: 4
- آیت نمبر 31

ماڈیول کا عمومی جائزہ

- نظر اور شرم گاہوں کی حفاظت
- اظہار زینت کے بارے میں
- حجاب کے احکامات

سورۃ النور

خواتین اور مردوں کے غضِ بصر کے احکامات میں فرق

- اہلِ علم یہ کہتے ہیں کہ غضِ بصر کے حوالے سے مرد اور عورت کے احکامات میں یہ فرق ہے کہ مرد کے لیے تو کسی صورت بھی اجنبی عورت کو دیکھنا جائز نہیں ہے ماسوائے چند صورتوں کے جیسے منگیتر کو دیکھنا یا ڈاکٹر کا مریض کو دیکھنا

- شہوت کی نظر کے بغیر اور جب کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو عورت اجنبی مرد کو دیکھ سکتی ہے

سورة النور

عورتوں کو یہ ہدایت کی جارہی ہے کہ اگر گھر کے اندر کوئی غیر
محرم داخل ہو تو وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اپنی شرم کی جگہوں
کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کی چیزیں اس کے سامنے ظاہر نہ
ہونے دیں۔ صرف وہ زینت اس سے مستثنیٰ ہے جس کا ظاہر
ہونا ناگزیر ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عید کا دن تھا اور مسجد میں کچھ حبشی صحابہ اپنے نیزوں اور برچھوں کے ساتھ کھیل رہے تھے تو رسول ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ”کیا تم انہیں دیکھنا چاہتی ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں“ تو پھر آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ میں ان کو دیکھ رہی تھی اور آپ میرے لیے ان سے اوٹ بنے ہوئے تھے پھر جب میں تھک گئی تو واپس چلی گئی

(ماخوذ از بخاری:950)

سورۃ النور

اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو نظر جھکانے کا حکم دیا ہے جس کا مطلب ہے

1
ارادے سے غیر مردوں کو نہ دیکھنا

2
دوسروں کے ستر دیکھنے سے پرہیز کرنا

3
مجلس میں آمنے سامنے بیٹھ کر دیکھنا ممنوع ہے

4
نظر پڑ جائے تو ہٹا لینا

5
راستہ چلتے ہوئے یا دُور سے کوئی جائز کھیل دیکھتے ہوئے مردوں پر نظر پڑنا گناہ نہیں ہے

6
حقیقی ضرورت پڑنے پر ایک گھر میں رہتے ہوئے دیکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں

سورۃ النور

کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مردوں کے
سامنے دوسری عورتوں کے تذکرے اس طرح کرے
کہ جیسے وہ اسے دیکھ رہا ہو

سورة النور

اللہ تعالیٰ نے زنا سے روکا تو زنا کی طرف لے جانے والے اسباب اور مقدمات سے بھی روکا

عورت کا چہرہ زنا کا داعیہ ہے

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے بھائی فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع کے موقع پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سواری پر بیٹھے تھے تو خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا چہرہ پکڑ کر اس کا رخ دوسری طرف پھیر دیا۔"

(بخاری، کتاب الحج)

عورت کے ستر کی حدود کیا ہیں؟

- ستر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی چھپانا یا ڈھانپنا ہیں
- اس سے مراد انسانی جسم کے وہ مقامات ہیں جنہیں چھپانا ضروری ہے
- عورت کا ستر مردوں کے لیے الگ ہے اور عورتوں کے لیے الگ ہے

عورت کا مردوں سے ستر

مردوں کے لیے عورت کا ستر ہاتھ اور منہ کے سوا اُس کا پورا جسم ہے جسے شوہر کے سوا باپ اور بھائی کے سامنے بھی نہیں کھلنا چاہیے

عورت کا عورتوں سے ستر

عورت کا عورت سے ستر وہی ہے جو مرد کے مرد سے ستر کی حدود ہیں یعنی ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ جو ہمیشہ ڈھانکنا فرض ہے۔جب کہ دوسرے حصوں کا معاملہ اس سے مختلف ہے

سورة النور

عورت کو باریک لباس نہیں پہننا چاہیے جس سے جسم
جھلکے یا ایسا لباس جس کی وجہ سے جسم نمایاں ہو

ستر اور حجاب میں کیا فرق ہے؟

ستر اور حجاب ایک چیز نہیں بلکہ ان میں فرق ہے اور وہ یہ کہ

- ستر ان جسمانی اعضاء کو چھپانے کا نام ہے جنہیں چھپانا ہر حال میں ضروری ہے خواہ کوئی دیکھنے والا ہو یا نہ ہو جب کہ حجاب ہر حال میں ضروری نہیں بلکہ صرف اس وقت ضروری ہے جب پاس کوئی غیر محرم موجود ہو یا جب عورت گھر سے باہر نکلنے کا ارادہ کرے
- دوسرا فرق یہ ہے کہ ستر پوشی کا حکم جیسے عورتوں کے لیے ہے ویسے ہی مردوں کے لیے بھی ہے جب کہ حجاب کا حکم صرف عورتوں کے ساتھ خاص ہے
- تیسرا فرق یہ ہے کہ عورت کے لیے ستر کی حد یہ ہے کہ وہ چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ سارا جسم ڈھانپے جب کہ حجاب کی صورت میں عورت چہرے اور ہاتھوں کو بھی ڈھانپے گی

سورة النور

اسلام اس زینت کو مستثنیٰ قرار دیتا ہے جس کا چھپانا ممکن نہ ہو مثلاً چادر، عبایا اور سکارف جو عورت کے جسم پر ہونے کی وجہ سے خوب صورت دکھائی دیتا ہے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے زینت کے بارے میں فرمایا کہ اس
سے پازیب، بالیاں اور ہار وغیرہ مراد ہیں اور ﴿اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ”مگر جو اس
میں سے از خود ظاہر ہو جائے“ سے مراد کپڑے ہیں۔

(مستدرک حاکم:397/2)

اسلام کا زینت کے بارے میں کیا نقطہ نظر ہے؟

- اسلام چاہتا ہے کہ عورت کی زیب وزینت ایک مرد کے لیے مخصوص ہو جس میں محرم رشتے داروں کے سوا دوسرے مرد شریک نہ ہوں
- اسلام نامحرم رشتہ داروں اور اجنبیوں کے سامنے زینت کے اظہار کی اجازت نہیں دیتا

سورة النور

جیب: اس شگاف کو کہتے ہیں جو قمیض میں سینے پر ہوتا ہے

خِمار: اس چادر کو کہتے ہیں جو سینے پر اوڑھی جاتی ہے

سینے پر چادریں ڈالنے کا حکم اس لیے دیا گیا کہ یہ اُن مقامات میں سے ہے جن کا جنسی میلان سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو فتنے میں ڈالنا نہیں چاہتے اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا۔

سورۃ النور

”خمار“ دوپٹہ اور اوڑھنی کو کہتے ہیں۔ اس سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ
اوڑھنی مسلمان خواتین کے لباس کا ایک ضروری جزو ہے
دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ کسی غیر محرم کی موجودگی میں عورتوں
کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اس اوڑھنی سے اپنے سر اور کمر کے ساتھ
اپنے گریبانوں کو بھی چھپائیں

(تدبر قرآن)

مدینہ کی عورت

مدینہ کی عورت سمجھدار تھی

اس نے حجاب کے حکم پر کسی سے اجازت نہیں لی

وہ جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

وہ یہ جانتی تھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے کسی اور کی بات اہمیت نہیں رکھتی

سورة النور

اگر کوئی سیکھنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر کیسے عمل کیا جاتا ہے
تو ان آزاد عورتوں سے سیکھے جنہوں نے انسانوں کی غلامی کو چھوڑ دیا

سورة النور

اس حلقے میں عورت اپنی زینت کے ساتھ پوری آزادی سے رہ سکتی ہے

- شوہر
- باپ
- شوہروں کے باپ
- شوہروں کے بیٹے
- بھائی
- بھائیوں کے بیٹے
- بہنوں کے بیٹے
- اپنے میل جول کی عورتیں
- اپنے غلام
- ایسے نوکر چاکر جوش شہوت والے نہ ہوں
- ایسے بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہیں
- اپنے بیٹے

سورة النور

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد) افلح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے (گھر میں آنے کی) اجازت چاہی تو میں نے ان کو اجازت نہیں دی۔ وہ بولے کہ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں حالانکہ میں آپ کا (دودھ کا) چچا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میرے بھائی (وائل) کی عورت نے آپ کو میرے بھائی ہی کا دودھ پلایا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”افلح رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ انہیں (اندر آنے کی) اجازت دے دیا کرو (ان سے پردہ نہیں ہے)۔“

(بخاری:2644)

جن لوگوں کے سامنے زینت کا اظہار کیا جا سکتا ہے ان میں
غیر محرم سسرالی رشتہ دار مثلاً دیور، جیٹھ شامل نہیں ہیں

سورة النور

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

”عورتوں میں جانے سے بچتے رہو۔“ اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ (وہ اپنی بھاوج کے ساتھ جاسکتا ہے یا نہیں؟) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دیور یا (جیٹھ) کا جانا ہی تو ہلاکت ہے۔“

(بخاری:5232، مسلم:2172)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
”ہر آنکھ زناکار ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ بھی ایسی ایسی ہے یعنی وہ بھی زانیہ ہے۔“

(ترمذی:2786)

سورۃ النور

عورتوں کے لیے راستوں کے درمیان چلنا منع ہے

سیدنا ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت فرماتے ہوئے سنا جب آپ مسجد سے باہر نکل رہے تھے اور لوگ راستے میں عورتوں میں مل جل گئے تھے، تو رسول ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: ”تم پیچھے ہٹ جاؤ، تمہارے لیے راستے کے درمیان سے چلنا ٹھیک نہیں، تمہارے لیے راستے کے کنارے چلنا مناسب ہے۔“ پھر تو ایسا ہو گیا کہ عورتیں دیوار سے چپک کر چلنے لگیں، یہاں تک کہ ان کے کپڑے (دوپٹے وغیرہ) دیوار میں پھنس جاتے تھے۔

(ابوداؤد:5272)

سورۃ النور

مومن عورتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ چلتے وقت اپنے پاؤں زمین پر مار
کر نہ چلیں تاکہ ان کے پاؤں یا چال کی زینت یا پازیب وغیرہ کی جھنکار سن
کر مرد ان کی طرف متوجہ نہ ہوں کیونکہ اس طرح عورت کی یہ مخفی زینت
ظاہر ہو کر مردوں کے لیے فتنے کا باعث بن جاتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو حکم
دیا کہ خوشبو لگا کر باہر نہ نکلیں

سورة النور

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے جو میرے محبوب تھے:

”جو خاتون خوشبو لگائے ہوئے مسجد میں داخل ہو اس کی نماز مقبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ گھر پہنچ کر غسل جنابت جیسا غسل نہ کر لے۔“

(ابوداؤد:4174)

سورة النور

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو خاتون خوشبو کی دھونی حاصل کرے
تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں
شامل نہ ہو (بلکہ گھر ہی میں پڑھے)۔“

(ابوداؤد:4175)

سورۃ النور

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے:

”اللہ کی قسم! میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

(بخاری:6307)